پاکستان
قادیانی اور امریکی
سازشوں کے نرغے میں

- اقتدار کے ایوانوں میں قادیانی اور امریکی مُہروں کا قبضہ
- مشرقی پاکستان کا سفاک قاتل ایم ایم احمد قادیانی پھر خنجر بدست
- پاکستان کا معاشی سفینہ امریکی منجدھار میں
- پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر خطرات کے بادل

اہلِ وطن کیلئے وطن کی دلدوز پکار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

وطن عزیز پاکستان ان دنوں تاریخ کے بدترین بحران سے دوچار ہے۔ ہر طرف مایوسی و ہولناکی کے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ہر محب وطن فکر و غم کا مجسمہ بنا بیٹھا ہے۔ ہر صاحب دل ہاتھوں کا کشکول بنائے اللہ سے وطن کی سلامتی کی دعا مانگ رہا ہے کہ اے اللہ! ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کے تحفے اور لاکھوں شہیدوں کی اس امانت کی حفاظت فرما۔ (آمین)

ملک کے اس بحران کا آغاز سابق صدر غلام اسحاق خان اور سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف کی چپقلش سے ہوا۔ جلد ہی اس چپقلش نے ایک بڑی جنگ کا روپ دھار لیا اور پھر اس جنگ کے مہیب شعلے پورے ملک میں پھیل گئے۔ بہت سے مخلصوں نے اس جنگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی لیکن ہر کوشش رائیگاں اور ہر تدبیر بے سود ٹھہری۔ آخر 18 اپریل کو صدر پاکستان نے آٹھویں ترمیم کے ایٹم بم سے قومی اسمبلی توڑ دی' جس سے عوام میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ صاحبان فہم و فراست' جو اپنے روشن دماغ اور چشم بینا سے ان سارے حالات کا بغور جائزہ لے رہے تھے' انہوں نے غلام اسحاق خان سے قومی اسمبلی تڑوانے اور صدر و وزیر اعظم کی لڑائی کروانے والے شخص کو پہچان لیا' جو قومی اسمبلی ٹوٹنے سے ایک ہفتہ قبل ایوان صدر میں خفیہ طور پر آ جا رہا تھا اور اپنی پراسرار سرگرمیوں میں مصروف تھا۔ وہ ایوان صدر میں صدر کا شاہی مہمان بن کر ٹھہرا تھا۔ اس نے خفیہ طور پر ربوہ کا دورہ بھی کیا اور کئی دفعہ امریکی سفیر جان مونجو سے بھی ملا۔ اس غدار ملت' غدار وطن' غدار اسلام' قاتل مشرقی پاکستان' آلہ کار یہود و نصاریٰ کا نام ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی ہے۔

ایم۔ ایم۔ احمد کون ہے؟ اس کا حدود اربعہ کیا ہے؟ اس کی شخصیت و کردار کیا ہے؟ اسلام اور پاکستان کو اس نے کون کون سے زخم لگائے ہیں؟

ایم۔ ایم۔ احمد جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا' اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں گستاخانہ کتاب "سیرت المہدی" لکھنے والے مرزا بشیر احمد کا بیٹا' قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود کا بھتیجا اور موجودہ قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کا چچیرا بھائی ہے۔

امریکی اور برطانوی ایجنٹ ہونے کے ناطے ایم۔ ایم۔ احمد پاکستان کے کلیدی عہدوں پر قابض رہا اور اپنے اختیارات سے اپنے آقاؤں کی خدمت بھی کرتا رہا اور قادیانیت اور

قادیانیوں کو بھی پالتا رہا۔ حکومتیں بدلتی رہیں، اقتدار آتے جاتے رہے لیکن ایم۔ایم۔احمد ہر حکومت و اقتدار میں شامل رہا۔

ذیل میں ہم ایم۔ایم۔احمد کی زندگی کے چند گوشے نہایت اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

- جب یحییٰ خان برسر اقتدار آیا تو اس نے آتے ہی ایوبی حکومت کی انتظامیہ کے 313 اعلیٰ افسروں کو برطرف کر دیا، جن میں الطاف گوہر اور قدرت اللہ شہاب جیسے لوگ بھی شامل تھے، لیکن امریکی و برطانوی مہرہ ایم۔ایم۔احمد، یحییٰ خان کی حکومت میں بھی شامل ہو گیا۔ یحییٰ خان کے بعد جب بھٹو مسند اقتدار پر بیٹھا تو اس نے ان فوجی افسران اور کئی اعلیٰ سول افسران کو چلتا کیا، جنہیں وہ یحییٰ خان کے ساتھ سقوط مشرقی پاکستان کا ذمہ دار سمجھتا تھا۔ لیکن غیر ملکی ایجنٹ اور مشرقی پاکستان کا قاتل ایم۔ایم۔احمد، بھٹو کی حکومت میں بھی شامل تھا۔
- حکومت پاکستان نے 1969ء میں سعودی عرب کے ساتھ اقتصادی تعاون کے لیے ایک خاص کمیٹی قائم کی، جس کا سربراہ ایم۔ایم۔احمد مقرر ہوا۔ عوام نے اس پر زبردست احتجاج کیا، لیکن ظالم حکمرانوں نے ایک مرزائی کی خاطر مسلمانوں کی آواز کو دبا دیا۔
- جب ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کے اعلیٰ عہدہ سے علیحدہ کیا گیا تو مسلمانوں نے زبردست خوشی منائی، لیکن مسلمانوں کی خوشیوں کے پھولوں کو مسلتے ہوئے اسے فوراً صدر پاکستان یحییٰ خان کا اقتصادی امور کا مشیر بنا دیا گیا اور اس کا عہدہ و مراعات وزیر کے برابر رکھے گئے۔
- امریکی یہودی برطانوی ایجنٹ ایم۔ایم۔احمد پاکستان میں کس قدر قوت حاصل کر چکا تھا، اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیجئے۔ اسی لیے تو قادیانی خلیفہ اپنی قوم کو بار بار یہ بشارت سنا رہا تھا کہ عنقریب اقتدار تمہارے ہاتھ میں آجائے گا اور تم اس ملک کے وارث بنو گے۔

صدر مملکت اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل یحییٰ خان جب ایران کے صد

سالہ جشن میں شرکت کے لیے ایران گیا تو ایم۔ ایم۔ احمد کو پاکستان کا قائم مقام صدر بنا گیا۔ مرزائی خوشی سے دیوانے ہو گئے کہ آج صدارت کی کرسی پر مرزا قادیانی کا پوتا بیٹھے گا اور ہمارے خلیفہ کی پیش گوئی بھی پوری ہو گی۔ اگلے دن صبح صبح ایم۔ ایم۔ احمد خوشی خوشی کرسی صدارت پر بیٹھنے کے لیے آفس پہنچا۔ کروڑوں مسلمان دل گرفتہ تھے کہ اللہ نے ان کی فریاد سن لی۔ ایم۔ ایم۔ احمد جونہی لفٹ میں سوار ہو کر اوپر جانے لگا' ایک شخص اسلم قریشی انتہائی پھرتی سے اس پر چھری سے حملہ آور ہوا' جس سے ایم۔ ایم۔ احمد زخمی ہو کر گر پڑا اور صدارت کی کرسی پر براجمان ہونے کی بجائے ہسپتال کے بستر پر پہنچ گیا اور اسلم قریشی حوالات پہنچ گیا۔ قدرت کے قربان کہ ایم۔ ایم۔ احمد اتنے دن تک ہسپتال ہی میں پڑا رہا جب تک یحییٰ خان ایران سے واپس نہ آ گیا اور یوں قادیانیوں کی یہ خواہش دل ہی میں تڑپ کے دم توڑ گئی۔ جب اسلم قریشی جیل سے رہا ہو کر آیا تو ایم۔ ایم۔ احمد نے اسے اس کے شہر سیالکوٹ سے اغوا کرایا اور اسے تقریباً چار سال اپنی قید میں رکھا اور اس پر بہیمانہ تشدد کیا۔ جب اس کا دماغی توازن بگڑ گیا تو اس کو رہا کر دیا۔ اسلم قریشی آج کل اسی حالت میں اپنی بقایا زندگی کے ایام گزار رہا ہے۔

- ❑ ایم۔ ایم۔ احمد نے اسلم قریشی کے مقدمہ میں فوجی عدالت کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ میرا دادا نبی تھا۔ جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ ایم۔ ایم۔ احمد کے اس خبیث بیان پر پوری امت تڑپ اٹھی۔
- ❑ ایم۔ ایم۔ احمد پاکستان کو تباہ کرنے کے منصوبے پر کس طرح جتا ہوا تھا اور اپنے خبث باطن کا کس طرح مظاہرہ کر رہا تھا' اس واقعہ سے اندازہ کیجئے:

سابق گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ اپنے ایک انٹرویو میں فرما چکے ہیں کہ 1965ء کی جنگ کے بعد جب ملک قحط سالی کا شکار تھا اور جناب گورنر فوجی نقطہ نظر سے حالت جنگ کی لائنوں پر ملک کو غلہ کے معاملہ میں خود کفیل بنانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے تھے' تو ایم۔ ایم۔ احمد نے کروڑہا روپے کی رقم غلہ پر خرچ کرنے کی بجائے لاہور تا خانیوال بذریعہ بجلی ٹرین چلانے کی غیر ضروری مد پر خرچ کر دی۔ جناب

گورنر نے جب اس بات پر احتجاج کیا اور ملک کی بھیانک غذائی قلت کا نقشہ پیش کیا تو ایم۔ایم۔احمد نے یہ کہہ کر ان کی بات ٹال دی کہ برطانیہ نے قرضہ ہی اس کار خاص کے لیے دیا تھا' حالانکہ برطانیہ سے قرضہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے لیا گیا تھا۔ پھر جب بجلی کی ٹرین چلنے کے باوجود سفر کا وقت کم نہ ہوا تو ایم۔ایم۔احمد نے یہ کہہ کر اپنی جان چھڑالی کہ ہماری لائنیں زیادہ سپیڈ کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔

- غدار وطن ایم۔ایم۔احمد نے مشرقی پاکستان کا پلان تیار کیا۔ اس نے ایک مبسوط رپورٹ تیار کی جس میں اعداد و شمار سے ثابت کیا گیا کہ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے سے مغربی پاکستان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا' بلکہ اس میں استحکام پیدا ہو گا۔

- 1970ء کے الیکشن میں مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو اور مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن نے واضح اکثریت حاصل کی۔ اس وقت پاکستان میں مارشل لا نافذ تھا۔ چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل یحییٰ خان خود صدر بننے کا خواہش مند تھا۔ مجیب الرحمٰن اسے صدر نہیں مانتا تھا۔ اگر یحییٰ خان انتخابات کے نتائج کے مطابق فیصلہ کرتے تو اقتدار مجیب الرحمٰن کو ملتا۔ مجیب الرحمٰن کو اپنی صدارت کے لیے منانے کے لیے یحییٰ خان ڈھاکہ چلا گیا۔ یحییٰ خان مذاکرات کے لیے اپنی کابینہ کے سینئر رکن ایم۔ایم۔احمد قادیانی کو بھی ساتھ لے گیا۔ ادھر سے بین الاقوامی گماشتہ ظفراللہ خان قادیانی بھی ڈھاکہ پہنچ گیا۔ مجیب الرحمٰن' ایم۔ایم۔احمد قادیانی اور ظفراللہ خان کو ڈھاکہ میں پاکر سخت برہم ہوا اور کہا کہ قادیانی مشرقی پاکستان کو کمزور کرنے اور یہاں کے عوام کے دلوں میں احساس محرومی پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ان قادیانیوں نے یہاں کے عوام کے حقوق غصب کیے اور بے چینی پیدا کی۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں جتنی بھی دوریاں اور غلط فہمیاں پیدا کی گئیں' ان کے ذمہ دار قادیانی ہیں۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا کہ میں ان غداروں' ظالموں اور قاتلوں کے ساتھ مذاکرات کرنے کو تیار نہیں۔ مشرقی پاکستان کے ذمہ دار حلقوں نے مذاکرات میں ایم۔ایم۔احمد کی شخصیت کی شمولیت پر سخت احتجاج کیا کہ ایم۔ایم۔احمد نے اقتصادی امور کے سیکرٹری' منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین' صدر کے اقتصادی امور کے مشیر اور مشرقی

پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آبادکاری کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر محروم کیا۔

مجیب الرحمٰن کا جواب سن کر ایم۔ ایم۔ احمد پریشان ہوا۔ اس نے یحییٰ خان کو اکسایا۔ نتیجتاً مجیب الرحمٰن گرفتار ہوا۔ وہ مشرقی پاکستان کا ہردلعزیز لیڈر تھا۔ عوام نے اسے بڑی اکثریت سے جتایا تھا۔ اس کی گرفتاری پر عوام برہم ہوئے۔ احتجاج بڑھا تو فوجی ٹولے اور قادیانی ٹولے نے فوج کشی کی۔ عوام بپھر گئے۔ فوج کے مقابلہ کے لیے انڈیا نے فوج بھیج دی۔ 1971ء کی جنگ شروع ہوگئی اور سقوط ڈھاکہ کا المیہ رونما ہوا اور ایم۔ ایم۔ احمد کا منحوس خواب پورا ہوا۔

☐ جنگ کے موقع پر ہماری بحریہ کو جس قدر نظرانداز کیا گیا' وہ بڑا ہی تکلیف دہ المیہ ہے۔ جنرل یحییٰ خان نے وائس ایڈمرل مظفر کو اختیار دیا تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ روپے اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرسکتے ہیں۔ انہوں نے بحریہ کے متعلق پلان تیار کیا' مگر آخری وقت پر انڈیا کے ساتھ ملے ہوئے ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی نے جواب دیا کہ ہم یہ رقم نہیں دے سکتے۔

آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ کس طرح ایم۔ ایم۔ احمد نے مشرقی پاکستان میں اقتصادی بدحالی پیدا کر کے حالات کو خراب کیا۔ بھائی کے ہاتھوں بھائی کا گلا کٹوا دیا۔ بھائی کو بھائی کا خون پلا دیا۔ پھر پاک بھارت جنگ شروع کرا کے پاکستان کے ایک بازو کو کاٹ کے رکھ دیا اور دنیا کے نقشہ پر ایک نیا ملک بنگلہ دیش پیدا کر دیا۔ نوے ہزار پاکستانی فوج قید کرا کے پوری دنیا میں پاکستان کی مٹی پلید کی۔

کس کس کی زبان روکنے جاؤں تیری خاطر
کس کس کی تباہی میں تیرا ہاتھ نہیں ہے

صدر اسحاق کے ہاتھوں ایم۔ ایم۔ احمد کی تڑوائی ہوئی اسمبلی کا کیس لے کر سابق وزیر اعظم سپریم کورٹ پہنچے۔ سپریم کورٹ نے بڑی تفصیل سے کیس کی سماعت کی اور پھر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے میاں نواز شریف کی حکومت بحال کر دی' لیکن اسحاق خان نے اس فیصلے کو دل سے تسلیم نہ کیا۔ صدر اور وزیر اعظم کی کئی ملاقاتیں بھی کرائی گئیں' لیکن نفرتوں اور

کدورتوں کی دیوار ختم نہ ہوئی۔ یہ سنگین دیوار ختم بھی کیسے ہوتی' ایوان صدر میں ایم۔ایم۔ احمد جو سازشوں میں مصروف تھا۔ سپریم کورٹ کے نواز شریف کی حکومت بحال کرنے سے قبل ہی اسحاق خان کے اشارہ پر پنجاب اسمبلی میں تبدیلی لا کر غلام حیدر وائیں کی جگہ منظور احمد وٹو کو وزیر اعلیٰ مقرر کیا گیا' جس پر قادیانی ہونے کا الزام لگ چکا ہے اور اس کے کردار نے اس الزام کی توثیق کر دی ہے۔ منظور وٹو کو مرزا طاہر نے بیرون ملک سے دس کروڑ روپے بھجوائے' جس کی تفصیل اخبارات میں آ چکی ہے اور منظور وٹو نے اس کی تردید نہیں کی۔ منظور وٹو نے دو ارب روپیہ کے عوض دو گھنٹہ یومیہ سٹار سٹیلائٹ چینل پر پنجاب گورنمنٹ کے پروگرام دکھلانے کا معاہدہ کیا' جس کا بڑا مقصد ڈش انٹینا کے ذریعے عوام کو قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی تقریریں سنا کر قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنا تھا۔ منظور وٹو نے مرکزی حکومت سے محاذ آرائی کرنے کے لیے اے پی سی کی جماعتوں کو لانگ مارچ کی کامیابی کے لیے پنجاب حکومت کی طرف سے تمام سرکاری وسائل مہیا کرنے اور دیگر انتظامی سہولتیں فراہم کرنے کا یقین دلایا۔ لانگ مارچ کی تیاریاں زور و شور سے ہونے لگیں اور اسلام آباد پر قبضہ کرنے کے اعلان ہونے لگے۔ حالات بد سے بدتر ہونے لگے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ کسی وقت بھی ملک میں خانہ جنگی کا آغاز ہو سکتا ہے۔ اس افراتفری' بے یقینی اور لانگ مارچ کا مقصد تیسری طاقت کو مداخلت کا جواز فراہم کرنا تھا۔ تیسری طاقت نے مداخلت کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ صدر اور وزیر اعظم دونوں اپنے اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں اور ملک میں نگران حکومت قائم کی جائے' جو از سر نو انتخابات کرائے۔ صدر اور وزیر اعظم کو ان شرائط پر راضی کر لیا گیا۔ نگران وزیر اعظم کے لیے جنرل کے۔ایم۔ عارف' جنرل رحیم الدین' اے۔جی۔ این قاضی' صاحبزادہ یعقوب علی' جسٹس عبدالقادر' سعید سہگل اور ڈاکٹر محبوب الحق کے نام منظر عام پر آئے۔ اچانک ایک سہ پہر ایم۔ایم۔ احمد قادیانی امریکی سفیر جان مونجو کے ہمراہ ایوان صدر میں اسحاق خان سے ملاقات کرتا ہے اور ایک شخص معین قریشی کا نام نگران وزیر اعظم کے لیے پیش کرتا ہے۔ ملاقات کے بعد غلام اسحاق خان باقی تمام ناموں پر خط تنسیخ پھیرتے ہوئے صرف معین قریشی کا نام بطور وزیر اعظم پیش کرتے ہیں۔ ایم۔ایم۔ احمد اور امریکہ کے تجویز کردہ نام پر نواز شریف کو بھی اعتراض کی جرات نہ ہوئی کیونکہ ہمارے

حکمرانوں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ کتنے ہی بڑے مرد آہن بنیں، لیکن امریکہ کے سامنے موم کی ناک ہوتے ہیں۔ وہ کتنے ہی بڑے زبان آور ہوں، لیکن امریکہ کے سامنے گونگے اور تابعدار ہوتے ہیں۔ معین قریشی کو پاکستان کا نگران وزیر اعظم بنا دیا جاتا ہے اور وسیم سجاد صدر بنتے ہیں۔ معین قریشی کا نام سن کر عوام ورطہ حیرت میں کھو جاتے ہیں کہ "آناً فاناً" ایک اجنبی شخص کو پاکستان کا وزیر اعظم کیسے بنا دیا گیا؟ نگران وزیر اعظم، 35 سال کی طویل مدت سے امریکہ میں مقیم تھے اور وہ امریکی شہریت رکھتے ہیں۔ ان کی بیگم ایک جرمن نژاد برطانوی خاتون ہیں۔ روزنامہ "جسارت" نے ان کی بیگم کے بارے میں خبر شائع کی ہے کہ معین قریشی سے شادی کے وقت وہ مسلمان ہو گئی تھیں، لیکن بعد میں انہوں نے قادیانی مذہب قبول کر لیا۔ ان کے تمام بچے امریکی شہری ہیں اور وہ امریکہ ہی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی ایک بیٹی کسی غیر مسلم کے ساتھ بیاہی ہوئی ہے اور روزنامہ "جسارت" کے مطابق وہ ایک قادیانی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہے۔ وہ ایک لمبی مدت ورلڈ بنک کے ساتھ منسلک رہے ہیں اور جن عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں، ان پر اپوائنٹمنٹ سے قبل امریکی حکومت کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ان عہدوں پر کام کرنے والوں کو دنیا بھر میں "واشنگٹن کا آدمی" سمجھا جاتا ہے۔ معین قریشی اور ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی ورلڈ بنک میں اکٹھے کام کرنے اور "واشنگٹن کے آدمی" ہونے کی وجہ سے گہرے دوست ہیں۔ اسی لیے تو معین قریشی کا نام بھی ایم۔ ایم۔ احمد نے پیش کیا۔

- یہ کس قدر اچنبھے کی بات ہے کہ اس ملک کو بارہ کروڑ کی آبادی سے کوئی وزیر اعظم نہ ملا۔ کیا پورے ملک میں کوئی بھی شخص اس منصب کا اہل نہیں تھا کہ ہمیں امریکہ سے وزیر اعظم درآمد کرنا پڑا، جس کا نام پیش کرنے والا غدار وطن ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی، جو امریکی شہریت کا حامل، جو واشنگٹن کا آدمی، جو 35 سال سے وطن سے دور اور جس کی بیٹی قادیانی کے گھر بیاہی ہوئی اور جس کی بیوی بھی قادیانی!
- پاکستان اسلام کے نام پر بنا، اس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان، اس کا سرکاری مذہب اسلام۔ اس ملک کا وزیر اعظم اسلامی اور قومی غیرت کا نمائندہ ہوتا ہے۔ وزیر اعظم کی بیٹی کا ایک کافر کے گھر میں بیاہا جانا اور بیوی کا قادیانی ہونا کیا اسلامی غیرت کی

توہین نہیں؟ کیا ملی غیرت کو خاک میں ملانے کے مترادف نہیں؟

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

❑ وزیر اعظم عبوری مدت کے لیے آئے ہیں۔ جن کا کام ملک میں صرف منصفانہ انتخابات کرانا اور فاتح پارٹی کو اقتدار منتقل کرنا ہے۔ لیکن کہیں وہ روپے کی قیمت کم کر رہے ہیں، کہیں آئی۔ایم۔ایف سے معاہدے کر رہے ہیں، کہیں ڈاک کے خرچ میں اضافہ کیا جا رہا ہے، کہیں آبیانہ بڑھایا جا رہا ہے، کہیں آٹا، گیس، پٹرول، بجلی کے نرخوں میں ہوشربا اضافہ ہے، کہیں بلدیاتی ادارے توڑے جا رہے ہیں، کہیں ہزاروں اعلیٰ افسروں کی ٹرانسفروں کا طوفان ہے، جس سے پورے ملک میں بے یقینی اور خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے اور ہر شخص سوچ کی وادیوں میں سرگرداں ہے۔

چمن پر بجلیاں منڈلا رہی ہیں
کہاں لے جاؤں شاخ آشیانہ

❑ مفکر پاکستان، حکیم الامت، حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا:

"قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں"۔

ویسے بھی نعوذ باللہ پاکستان کا ٹوٹنا اور اکھنڈ بھارت بننا قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے۔ وزیر اعظم صاحب! اسلام اور وطن کے غدار ایم۔ایم۔احمد سے آپ کی دوستی کیسی؟ مفکر پاکستان کی فکر سے روگردانی کیسی؟ ختم نبوت کے باغی سے محبت کیسی؟

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

❑ ہماری ثقہ معلومات کے مطابق پورے ملک کے اعلیٰ عہدوں پر قادیانیوں یا قادیانی نوازوں کو بٹھایا جا رہا ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک کی وزارت مذہبی و اقلیتی امور ایک ایسے شخص کے حوالے کی گئی ہے جو قادیانیوں کے گھر کا آدمی ہے۔ وزیر مذہبی و اقلیتی امور ریٹائرڈ جسٹس اے۔ایس۔سلام وہ شخص ہے جس نے برطانوی گماشتے سر ظفر اللہ خاں کے عطا کردہ وظیفوں سے تعلیم حاصل کی۔ جب وہ سپریم کورٹ کا جج تھا تو

اس کے چیمبر میں اکثر قادیانی وکلا چائے پیتے دیکھے جاتے تھے۔ سر ظفراللہ خان کی موت کے بعد ہر سال قادیانی "ظفراللہ ڈے" مناتے ہیں۔ اے۔ ایس۔ سلام ہر سال اس تقریب میں بطور مہمان خاص شرکت کرتا ہے اور اپنے آقا کی محبت کا ثبوت دیتا ہے۔ جس دن سقوط ڈھاکہ کا سانحہ ہوا' اس سے کچھ دن قبل اے۔ ایس۔ سلام نے ہائیکورٹ بار کا الیکشن جیتا تھا۔ اس فتح کا جشن منانے کے لیے اس نے وہ دن منتخب کیا تھا' جس دن مشرقی پاکستان کا حادثہ فاجعہ ہوا۔ ہائیکورٹ کے وکلاء نے اسے بڑا زور لگایا کہ آج کا دن ملت اسلامیہ کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ ہر مسلمان خون کے آنسو رو رہا ہے۔ پوری ملت اسلامیہ غم کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔ تم یہ جشن کسی اور دن پر منتقل کر دو' لیکن اے۔ ایس۔ سلام بضد رہا اور اس نے سانحہ ڈھاکہ والے دن جشن منا کر اپنی غدارانہ فطرت کا ثبوت دیا۔ اے۔ ایس۔ سلام ایسا کیوں نہ کرتا۔ اسے ایسا کرنے کا حکم ربوہ سے ملا تھا کیونکہ اہل ربوہ نے بھی سقوط ڈھاکہ کے دن حلوے کی دیگیں تقسیم کی تھیں اور خوشی سے بھنگڑا ڈالا تھا۔ مشہور قادیانی کرنل ریٹائرڈ اکرام اللہ کو وزیر اعظم نے اپنا پریس سیکرٹری مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض حلقوں سے وزیر خارجہ عبدالستار کے قادیانی ہونے کی صدائیں اٹھ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر کئی اہم عہدوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ کئی پوشیدہ قادیانیوں کو وہاں فٹ کر دیا گیا ہے۔

کوئی اس دور میں وہ آئینے تقسیم کرے
جس میں باطن بھی نظر آتا ہو ظاہر کی طرح

❑ نگران حکومت نے آتے ہی انسانیت انسانیت کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا ہے اور پاکستان میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر جسٹس صلاح الدین کی سربراہی میں انسانی حقوق کمیشن قائم کیا ہے اور وفاقی کابینہ نے اس کی منظوری دے دی ہے' جس میں ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل' عاصمہ جہانگیر' خلیل الرحمن' خالد احمد' انصار برنی اور عبدالستار ایدھی شامل ہیں۔ جناب انصار برنی اور عبدالستار ایدھی کے سوا باقی ممبران یا تو قادیانی ہیں اور یا قادیانی نواز ہیں۔ انصار برنی

اور عبدالستار ایدھی کے نام صرف دکھاوے کے لیے ہیں' جبکہ کام دوسرے ممبران دکھائیں گے۔ ہم ہردو حضرات سے کہتے ہیں کہ وہ فوری طور پر سازش سے بچیں اور کمیشن سے علیحدگی کا اعلان کریں۔ پاکستان میں جب بھی انسانی حقوق کی بات ہوتی ہے تو انسان اور انسانیت سے مراد صرف قادیانی ہوتے ہیں۔ قادیانیوں کے ان وکیلوں سے کوئی پوچھے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو کیا تکلیف ہے اور ان کے کون کون سے انسانی حقوق متاثر ہو رہے ہیں؟ پاکستان میں تو قادیانی عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ انسانی حقوق متاثر ہوتے ہیں تو بے چارے مسلمانوں کے' جن کے نبی کے مقابلہ میں قادیانیوں نے ایک جھوٹا نبی کھڑا کر رکھا ہے' جس کی زبان و قلم سے اسلام اور اسلام کی گراں مایہ ہستیوں میں سے کسی کی عزت محفوظ نہیں۔ اس نام نہاد کمیشن کا واحد مقصد قادیانیوں کے کفرو ارتداد سے اسلام کو محفوظ کرنے کے لیے مختلف ادوار میں جو قانون سازی کی گئی ہے' اسے ختم کرنا ہے۔ لیکن قادیانیوں کی حمایتی حکومت خوب اچھی طرح سن لے کہ مسلمان تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں بڑا حساس ہے۔ اس نے زندگیاں لٹا کر ختم نبوت کی حفاظت کی ہے۔ وہ تمہاری ہر سازش کو پیوند خاک کردے گا اور تمہیں ہر میدان میں خائب و خاسر کرے گا (انشاء اللہ)۔

- روزنامہ "نوائے وقت" نے حال ہی میں شائع ہونے والی بین الاقوامی شہرت کی حامل کتاب "دی ایجنسی سی آئی اے کے عروج و زوال" کے حوالے سے خبردی ہے کہ نگران وزیر اعظم معین قریشی کے چار نگران وزیر سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں اور وہ نگران وزیر اعظم کے انتہائی قابل اعتماد ساتھی ہیں اور خود وزیر اعظم ایک ادارے امریکن انٹرنیشنل گروپ پورنیڈ کے نام سے قائم بین الاقوامی تنظیم سے وابستہ واحد پاکستانی ہیں' جس کا بنیادی مقصد امریکہ کے اقتصادی مفادات کا فروغ و تحفظ ہے۔ اس ادارے کی سالانہ رپورٹ برائے 1993ء میں معین قریشی کے ادارے ایمرجنگ مارکیٹس کا نام درج ہے' جس کے وہ چیئرمین ہیں۔

- قومی اسمبلی کے سابق سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے شمار امریکی ڈرگ مافیا والوں کی فلمیں بنانے کی آڑ میں

انتخابات کو کنٹرول کرنے کے لیے پاکستان میں گھوم رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت قوم کو آگاہ کرے کہ انتخابات کے اعلان کے بعد کتنے امریکی پاکستان آئے ہیں اور کیا وہ ڈرگ مافیا والوں کی ویڈیو فلمیں بنانے کی آڑ میں حساس مقامات کی فلمیں بنانے کے علاوہ انتخابات کو کنٹرول کرنے کا کام سرانجام نہیں دے رہے۔ (روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 23 اگست 1993ء)

وہ اک دھبہ ہیں علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

اے میرے پیارے وطن کے لوگو! ہمارا پیارا ملک ہمارے سیاستدانوں کی نااہلیوں اور لڑائیوں کی وجہ سے قادیانی امریکی سازش کا شکار ہو چکا ہے۔ جس طرح آج سے 22 برس قبل مشرقی پاکستان قادیانی امریکی سازش کا شکار ہوا تھا۔۔۔ وہاں بھی سازشوں کے تانے بانے ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی نے بنے تھے۔۔۔ یہاں بھی سازشوں کا جال ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی نے تیار کیا ہے۔۔۔ دشمن گھر کی دیوار میں نقب لگا چکا ہے۔۔۔ اہل خانہ! خدارا بیدار ہو جاؤ۔۔۔ ہوشیار ہو جاؤ۔۔۔

سیاست دانوں کے لیے لمحہ فکریہ۔۔۔
علماء کے لیے وقت کی تنبیہہ۔۔۔
طلباء اور مزدوروں کے لیے پیغام سوچ و عمل۔۔۔
عوام الناس کے لیے وطن کی پکار۔۔۔

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں